10

ماڈل درسی کتاب

اسلامیات

پاکستان کے قومی نصاب 2022–23ء کے مطابق

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

CANTAB Publisher

CANTABPUBLISHER.COM

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔ کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر مکمل یا جزوی طور پر کسی بھی شکل میں (خلاصہ، فوٹو کاپی یا آن لائن) شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب اسلامیات برائے جماعت دہم

مؤلفین

مولانا ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن سعد، حافظ محمد عمر صادق

ایڈیٹوریل بورڈ

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم

پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

داخلی نظرِ ثانی کمیٹی

- اسماحمید، تاثیر سلمٰی، فضائیہ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اسلام آباد
- ڈاکٹر مطیع الرحمٰن، ڈاکٹر سلمان شاہد، عظمٰی حمید، وفاقی نظامت تعلیم، اسلام آباد
- سعیدہ بنگش، عابدہ فیض، غزالہ، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ / گیریژن)، راولپنڈی
- حافظ محمد اسلم کھوکھر، سارہ محمود، اویس وقار، آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز، راولپنڈی
- ماریہ اقبال، نیول ایجوکیشن ہیڈ کوارٹر، اسلام آباد

قومی نظرِ ثانی کمیٹی

- ڈاکٹر فخر الزمان، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، حکومت پنجاب
- سید سجاد علی شاہ، محکمہ تعلیم، حکومت گلگت بلتستان
- ڈاکٹر خالد احمد، محکمہ تعلیم، حکومت سندھ
- عبیداللہ مینگل، عبدالمجید شاہ، محکمہ تعلیم، حکومت بلوچستان
- شبانہ شاہین، نظامت نصابیات و تربیت اساتذہ، حکومت خیبر پختونخوا
- حافظ حارث میر، ڈی سی آر ڈی، آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر
- سلمان شاہد، عظمٰی حمید، وفاقی نظامت تعلیم، اسلام آباد

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

منصورہ ابراہیم، صائمہ عباس

زیرِ انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ایڈیشن: اوّل

وضاحت: کتاب میں موجود تمام تصاویر، پینٹنگز اور خاکے برائے عوامی مفاد محض تعلیمی اور تشہیری مقصد کے لیے ہیں۔

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com ملاحظہ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔ میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آراء دینے یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

CANTABPUBLISHER.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

”شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے“

پیش لفظ

دینِ اسلام ہر دور میں مکمل رہ نمائی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس کتاب میں قرآن و سنّت کی تعلیمات، عقائد، عبادات، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت، انفرادی اور اجتماعی اخلاقیات اور اسلام کی ممتاز شخصیات کا تعارف کرواتے ہوئے دورِ حاضر کے اہم مسائل کا حل قرآن و سُنّت کی مستند تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں موجود اسلامیات کی یہ درسی کتاب پاکستان کے قومی نصاب 23-2022ء کے عین مطابق لکھی گئی ہے۔ مستند اسلامی تعلیمات سے آگہی کے ساتھ طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ معیاری، منفرد اور مفید تدریسی مواد فراہم کرنے کے لیے یہ کتاب مضبوط کردار ادا کرے گی۔

تدریسی کتاب اور اس کے عملی اطلاق کے درمیان فرق کو ختم کرنے اور علم اور صلاحیت کو یکساں توجہ دینے کے لیے یہ کتاب، آن لائن ورک شیٹس، عملی سرگرمیوں، بامقصد گھر کے کام اور پراجیکٹ کی مدد سے ایک بہترین کوشش ہے۔ تدریسِ اسلامیات کو موثّر اور مزید مفید بنانے کے لیے بلومز ٹیکسانومی کے درجات اور جماعت نہم، دہم اور یازدہم کے امتحانی بورڈز کے پرچہ جات کے نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے مشقیں تیار کی گئی ہیں، تاکہ طلبہ ابھی سے حاصلاتِ تعلّم پر مبنی امتحانات میں شرکت کے لیے تیار ہوں۔ دُعا ہے کہ یہ نصابی کتاب اساتذۂ کرام اور طلبہ کے لیے یکساں قیمتی وسیلہ کے طور پر کام آئے، اسلام سے گہری محبت اور تفہیم کو فروغ دینے کا باعث بنے اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس اُمّت کا درد رکھنے والا ایک قیمتی فرد بنائے۔

مدیر، کینٹب پبلشرز، لاہور

کتاب کی اہم خصوصیات و طریقہ تدریس

طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کے لیے متن سے متعلقہ ویڈیو لیکچر کا کیو آر کوڈ، مشکل الفاظ کے درست تلفظ و معانی، اہم اصطلاحات کی جامع وضاحت، دل چسپ معلومات، سرگرمیاں اور رہنمائے اساتذہ کی اسی صفحہ پر موجودگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

سبق کے آغاز میں علم اور صلاحیت کی نمایاں تقسیم، اہم ترین، سبق کا جامع تعارف، کیو آر کوڈ کی صورت میں ویڈیو لیکچرز اور متعلقہ تصاویر کے ذریعے ابتدائی صفحہ کو دیدہ زیب اور مفید بنایا گیا ہے۔

حاصلات تعلّم کے مطابق مشقی سوالات، کیو آر کوڈ کی صورت میں مزید عملی مشق اور اختتام پر عملی منصوبے کے ذریعے تعلیمات کو علمی زندگی میں لاگو کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

CANTAB PUBLISHER.COM

حاصلاتِ تعلم پر مبنی آن لائن ماڈل ویڈیو لیکچر

نمایاں خصوصیات

جامع طریقہ تعلیم
طلبہ کو ویڈیوز، سیمولیشن، تصاویر، گرافس، نقشہ جات، اور عملی ورک شیٹس کے ذریعے مشغول رکھا گیا ہے۔

منظم اور جامع لیسن پلان
حاصلات تعلم کے مطابق اور واضح تدریسی مقاصد سے آراستہ لیسن پلان، جن کو PPTs، اور سوالیہ بنک کے ساتھ منسلک کر کے موثر بنایا گیا ہے۔

ملٹی میڈیا کا استعمال
بصری و سمعی ذرائع کا بخوبی استعمال تاکہ دلچسپی برقرار رہے۔

مشق اور طلبہ کی نگرانی
متنوع سوالات کے ذریعے حاصل تعلم کی مشق اور پیشرفت کی نگرانی۔

قابل قبول اور قابل رسائی
سَہَلُ الحُصُول اور تمام سیکھنے والوں کے لیے یکساں طور پر مفید و موزوں۔

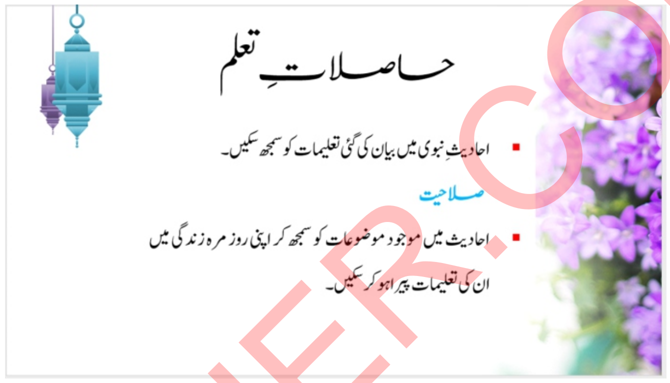

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PPT)

Cambridge Hybrid Academy for Conceptual Education

CHACE FOR BETTER EDUCATION

Teacher Ready, Nation Steady

استاد تیار، قوم بیدار

- Physical and Online Lecture zoom
- Result Oriented Experienced Staff
- High Student to Teacher Ratio
- Extensive Text Session
- Daily Assessment Report
- Daily Progress Report to Parents
- Teaching by Textbook Authors

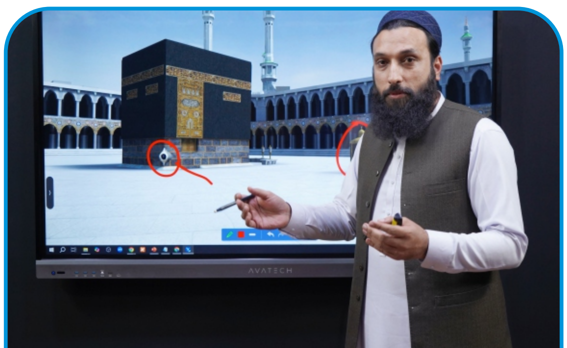

Simulation Based Teaching

www.chaceacademy.com /chacehybridacademy /chaceacademy
info@chaceacademy.com 0302 6300730

Scan for Youtube videos

CANTABPUBLISHER.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے"

فہرست

نام اسباق	صفحہ نمبر
باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام	1
(الف) ترجمۂ قرآن مجید	1
(ب) حفاظت و تدوینِ حدیث دورِ اوّل (عہدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، عہدِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم)	2
(ج) احادیث نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام	8
باب دوم: ایمانیات و عبادات	15
(الف) ملائکہ	15
(ب) کتبِ سماویہ	19
(ج) عقیدۂ آخرت	23
(د) زکوٰۃ	27
(ہ) حج اور قربانی	31
باب سوم: عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم بطور معاشرتی مصلح	36
(ا) غزوۂ تبوک	36
(ب) حجۃ الوداع	41
(ج) وصال نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام	46
(د) صلہ رحمی	52
(ہ) خواتین کے ساتھ حسن سلوک	57
(و) اندازِ تربیت	62
باب چہارم: اخلاق و آداب	67
(الف) اخلاص و تقویٰ	67
(ب) پردہ پوشی	72
(ج) بُری عادات سے اِجتناب (جھوٹ)	76
(د) غیبت اور بہتان	80

CANTABPUBLISHER.COM

(ہ) جادو، فال اور توہّم پرستی	84
باب پنجم: حسنِ معاشرت و معاملات	89
(الف) سُود کی حرمت	89
(ب) اسلامی ریاست	94
(ج) جہاد فی سبیل اللہ	99
باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام	103
(الف) حضرت امام زید بن علی زین العابدین رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِما	103
(ب) حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ	107
(ج) حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ	111
(د) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ	115
(ہ) صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُن	119
(و) صوفیائے کرام رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِم	124
(ز) علماء و مفکرین رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِم	129
باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	133
(الف) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت	133
(ب) اسلامی تہذیب کے امتیازات	139
ماڈل پیپر	144

CANTABPUBLISHER.COM

(الف) ترجمۂ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم: منتخب سورتوں کا تعارف، بامحاورہ ترجمہ اور مرکزی مضامین سمجھ کر عملی زندگی میں ان سے رہ نمائی حاصل کر سکیں۔

علم

- مذکورہ سورتوں کا تعارف اور شانِ نزول جان سکیں۔
- سورتوں کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
- مذکورہ سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر سمجھ سکیں۔
- سورتوں میں موجود تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

صلاحیت

- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- منتخب سورتوں میں مذکورہ تعلیمات کو سمجھ کر روز مرّہ زندگی میں ان پر عمل کر سکیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

- ہر سورت کے منتخب حصّہ کے ترجمے کے بعد طلبہ سے متعلّقہ موضوعات کا خلاصہ سنیں۔
- روز مرّہ معمولات میں ان مضامین کی افادیت اور اپنی زندگی میں ان تعلیمات کو اپنانے کا درس دیں۔
- منتخب سورتوں میں موجود مضامین کی تفہیم کا زبانی اور تحریری امتحان لیں۔

اہم ترین: "ترجمہ قرآن مجید" لازمی مضمون کے طور پر علاحدہ کلاس میں پڑھایا جائے۔

نصاب میں شامل سورتوں کے نام

سُوْرَۃُ الاَنْعَام، سُوْرَۃُ الاَعْرَاف، سُوْرَۃُ یُوْنُس، سُوْرَۃُ ھُوْد، سُوْرَۃُ الرَّعْد، سُوْرَۃُ اِبْرَاھِیْم، سُوْرَۃُ الحِجر، سُوْرَۃُ النَّحْل، سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَائِیْل، سُوْرَۃُ الْکَھْف، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَۃُ الزُّمَر، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن، سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

CANTABPUBLISHER.COM

(ب) حفاظت و تدوینِ حدیث: دورِ اوّل
(عہدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، عہدِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم)

حاصلاتِ تعلّم

حدیث شریف کی اہمیت، حفاظت اور تدوین کے ادوار کو سمجھ سکیں، نیز احادیثِ مبارکہ کا فہم حاصل کر کے عملی زندگی میں بہتر مسلمان بننے کی کوشش کر سکیں۔

علم

- تدوینِ حدیث شریف کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں۔
- عہدِ رسالت میں تدوینِ حدیث شریف کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- قرونِ اُولیٰ میں حدیث شریف کی جمع و تدوین کے لیے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم، تابعین و تبع تابعین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡھِم کی خدمات جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دور میں حدیث شریف کی جمع و تدوین کے طریقہ کار کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- حدیث شریف کی تدوین اور حفاظت کے بارے میں جان کر یہ ایمان پختہ کریں کہ قرآن مجید کے بعد حدیث شریف ہدایت اور رہ نمائی کا اوّلین ذریعہ ہے۔
- حدیث شریف اور سُنّت کی اہمیت و حجیت کو جان کر ان پر ایمان مضبوط کریں اور فتنہ انکارِ حدیث سے محفوظ رہیں۔

اہم ترین ”اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔“ (سورۃ النجم، آیت: 3-4)

قرآن مجید کے بعد حدیثِ نبوی اسلامی احکام کا بنیادی ذریعہ ہے، جو قرآن مجید کی وضاحت اور تشریح کرتی ہے۔ احادیث کو ”وحی غیر متلو“ کہا جاتا ہے، جو اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ اس مضمون میں احادیث کی حفاظت اور تدوین کے لیے دورِ رسالت، دورِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم و تابعین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡھِم میں کیے گئے اقدامات پر روشنی ڈالی گئی ہے، تاکہ فتنہ انکارِ حدیث کا مقابلہ کیا جا سکے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلَفُّظ

تَشۡرِیح	تفصیل سے کسی چیز کی وضاحت کرنا۔
تَدۡوِین	مواد کو خاص ترتیب سے مرتّب کرنا۔

توضیح اِصطِلاح

متلو کا معنٰی ہے ”جو پڑھی جائے“۔ **وحی متلو** وہ وحی ہے، جو قرآن کی صورت میں نازل ہوئی اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ **وحی غیر متلو** وہ وحی ہے جو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قرآن مجید کے علاوہ نازل ہوئی، جو حدیث کی صورت میں آئی۔

تدوینِ حدیث کی اہمیت اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ یہ قرآن پاک کی تشریح کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ احادیث کے بغیر قرآن مجید کے بہت سے احکام مثلاً نماز کی ادائیگی کا طریقہ، روزے کے احکام اور دیگر عبادات کی تفصیلات کو سمجھنا ممکن نہیں ہے۔

علاوہ ازیں، تدوینِ حدیث نے دین کا ایک بڑا حصہ ضائع ہونے سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ کام بڑی محنت اور احتیاط سے انجام دیا گیا تاکہ صرف مستند احادیث ہی جمع ہوں اور دین کو قابلِ اعتماد ذرائع سے سمجھنے کا موقع ملے۔ لہٰذا، تدوینِ حدیث نہ صرف دین کی حفاظت کا ذریعہ ہے بل کہ یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ایک مستند راستا بھی ہے۔

CANTABPUBLISHER.COM

دورِ نبوی و صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم میں تدوینِ حدیث

شریعت کے مآخذ میں سے دوسرا بڑا ماخذ حدیث ہے۔ دورِ نبوی کے آغاز سے ہی اس کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ ابتدائی طور پر حفاظتِ حدیث کے لیے تین بنیادی طریقۂ کار اپنائے گئے:

1: حفظِ حدیث 2: کتابتِ حدیث 3: تعامُل (حدیث پر عمل)

حفظِ حدیث

حفاظتِ حدیث کا پہلا طریقہ زبانی یاد کرنا تھا۔ اہلِ عرب کی قوّتِ حافظہ ضَربُ المَثَل تھی۔ اس لیے کوئی بھی چیز یاد رکھنا ان کے لیے مشکل نہیں تھا۔ ان کو کئی ہزار اشعار، اپنے خاندان کے نسب نامے، قبائل کی تاریخ حتیٰ کہ جانوروں کے نسب بھی یاد تھے۔ حفاظتِ حدیث کا یہ طریقہ پہلی صدی ہجری تک چلتا رہا۔

دورِ رسالت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حدیث یاد کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے اچھی طرح سمجھے، پھر یاد کرکے دوسروں تک پہنچائے" (سنن ترمذی، حدیث: 2658)

چناں چہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے حدیث کو اپنے دلوں میں محفوظ کیا اور دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود بھی یہ چاہتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی باتوں کو نہ صرف سنا جائے بل کہ ان کو ذہن نشین کیا جائے۔ اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ٹھہر ٹھہر کر گفت گو فرماتے تاکہ بات کو اچھی طرح سمجھ کر یاد رکھا جا سکے۔ بعض اوقات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی بات تین مرتبہ دہراتے تاکہ بات مخاطب کے ذہن میں پوری طرح بیٹھ جائے۔

کتابتِ حدیث

ابتدائے اسلام میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کتابتِ حدیث سے منع فرمایا تھا تاکہ قرآن اور حدیث آپس میں خلط ملط نہ ہو جائیں، لیکن جب قرآن مجید پوری طرح سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے قلوب میں راسخ ہو گیا اور اختلاط کا اندیشہ نہ رہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف کتابتِ حدیث کی اجازت دی، بل کہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 3660)

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

مَاْخَذ	جگہ جہاں سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔
کِتَابَت	تحریر کرنے کا عمل۔
ضَرْبُ المَثَل	کہاوت یا مثال بیان کرنا۔
اِخْتِلَاط	مختلف چیزوں کا آپس میں ملنا۔

سرگرمی

حدیث کے محفوظ ہونے کے ایک واقعے کو پڑھیں اور کمرائے جماعت میں اس پر گفت گو کریں۔

حدیث اور سنت کی اہمیت پر ایک خوب صورت پوسٹر بنائیں اور اسے کمرائے جماعت میں پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو تدوینِ حدیث کے مختلف مراحل سے آگاہ کریں۔

طلبہ کو فتنہ انکارِ حدیث سے متعلق آگاہی فراہم کریں اور اس فتنہ کے سدباب کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم نے لکھ کر محفوظ کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے متعدد مواقع پر ضروری احکام و ہدایات قلم بند کروائیں ۔ ان کے علاوہ مختلف قبائل کو تحریری ہدایات، خطوط کے جوابات، مدینہ منوّرہ کی مردم شماری کے کاغذات، سلاطین وقت کے نام اسلام کے دعوت نامے، معاہدات، امان نامے اور اس قسم کی بہت سی متفرق تحریرات بھی لکھوائیں ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے لکھنا سیکھ لیا اور پھر کتابتِ حدیث کا سلسلہ تسلسل سے جاری ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات لکھ لیا کرتے تھے۔ بعض صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم کے منع کرنے پر انھوں نے لکھنا چھوڑ دیا تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ کہتے ہوئے لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا کہ "لکھ لیا کرو! اللہ کی قسم، اس زبان سے حق کے علاوہ کوئی کلمہ صادر نہیں ہوتا"۔

(مسند احمد، حدیث: 6510)

"صحیفہ صادقہ" حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما کے جمع کردہ احادیث کا مجموعہ ہے۔ یہ حدیث کی قدیم کتابوں میں شمار ہوتی ہے، جس میں 1000 کے قریب احادیث موجود تھیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے عاملینِ زکوۃ کے لیے زکوۃ کے وہ احکامات تحریری طور پر روانہ کیے جو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طے کر دیے تھے۔ احکامِ وراثت، قصاص اور دیت کے مسائل سے متعلق حضرت علی المرتضٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کے پاس بھی ذخیرۂ حدیث پر مشتمل ایک نسخہ تھا، جس میں ان احکام سے متعلق روایات یک جا کی گئی تھیں۔ حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے احادیثِ نبوی پر مشتمل کئی صحائف تحریر کیے، جن میں سے ایک صحیفہ ان کے شاگرد ہمّام بن منبّہ نے "صحیفہ ہمّام بن منبّہ" کے نام سے مرتب کیا، جس کا مستقل نسخہ آج بھی موجود ہے۔

حضرت سعد بن عُبادہ، حضرت عبداللہ بن ابی اَوفٰی، حضرت سَمُرۃ بن جندب اور حضرت جابر بن عبداللہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم کے تحریری مجموعوں اور صحائف کا تذکرہ مستند کتب میں موجود ہے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم کے ادوار میں احادیث کے ان نسخوں کا پایا جانا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عہد سے ہی حدیث کی جمع و تدوین کا عمل شروع ہو چکا تھا۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

سَلَاطِیْن	سلطان کی جمع، بادشاہ یا حکمران
مُتَفَرِّق	الگ الگ، مختلف
مُسْتَنَدْ	معتبر، جو کسی قابل اعتماد ذریعے سے ہو۔

خزینۂ معلومات

مختلف بادشاہوں اور حکم رانوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط بھیجنے کے یہ واقعات سنہ 7 ہجری (628 عیسوی) کے قریب ہوئے۔ ان خطوط میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیصر رُوم، کسریٰ فارس، نجاشی حبشہ اور دیگر بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دی۔

توضیحِ اِصطلاح

اسلام میں زکوۃ کے مستحق آٹھ افراد ہیں جن میں عاملین زکوۃ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زکوۃ جمع کرتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں۔ انھیں اس کام کے عوض زکوۃ میں سے اجرت دے سکتے ہیں چاہے ان کی مالی حالت اچھی ہی کیوں نہ ہو۔

سرگرمی

موضوع "حدیث مبارک کے بغیر قرآن مجید پر عمل ممکن نہیں" پر دلائل کے ساتھ مباحثے میں شامل ہوں۔

CANITABPUBLISHER.COM

تعامُل

دورِ رسالت میں حدیث پر عمل نہ صرف مسلمانوں کی زندگی کا حصہ تھا، بل کہ حدیث کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ بھی تھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی سنتوں کو عملی طور پر پیش کیا تا کہ مسلمان ان پر عمل کر کے دین کو صحیح طور پر سمجھ سکیں۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اپنے عمل کے ذریعے بھی سنت کی حفاظت کرتے تھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے افعال اور فرمودات سے دین سیکھ کر اس پر عمل کرتے۔ جو شخص جس قدر زیادہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی **معیت** حاصل کرنے میں کام یاب ہوتا، وہ اسی قدر علم دین میں دوسروں کی بہ نسبت آگے ہوتا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے باریاں طے کر رکھی تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا اتباع **سنت** نمایاں تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر سنت کو پوری طرح سے اپنایا۔

دورِ تابعین و تبع تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم میں حفاظتِ حدیث

دور صحابہ و **تابعین** میں حفاظت حدیث کی کئی مثالیں موجود ہیں، تاہم سرکاری سطح پر حدیث کی باقاعدہ تصنیف و تدوین پہلی صدی ہجری کے آخر اور دوسری صدی کی ابتدا میں ہوئی۔ اور یہ سلسلہ دوسری صدی کے اواخر تک جاری رہا۔

99 ہجری میں خلیفہ عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حکم سے علما کے نام ایک فرمان جاری ہوا کہ احادیث نبوی کو تلاش کر کے جمع کر لیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل میں کوفہ کے امام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ، مدینہ کے امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور شام کے امام مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصانیف وجود میں آئیں جو اس دور میں حفاظت حدیث کا معتد بہ ذخیرہ ہے۔

دوسری صدی ہجری میں اس سلسلے کی ترقی اتنی زیادہ ہوئی کہ احادیث کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور اہل بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے اقوال، تابعین کے **فتاویٰ** اور اقوال بھی مرتب ہونے لگے۔ اس صدی میں فقہ حنفی اور فقہ مالکی کی تدوین ان احادیث و آثار کی روشنی میں مکمل ہوئی جن پر صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا عمل چلا آ رہا تھا۔

تدوینِ حدیث کے ضمن میں تابعین کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی کاوشیں بھی ناقابلِ فراموش ہیں۔ تابعین کے **سرخیل** امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی معروف کتابِ حدیث ”مُؤطّا امام مالک“ اسی دور

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

مَعِیَّت	کسی کے ساتھ ہونا۔
سَرخیل	رہ نما یا کسی گروہ کا قائد

توضیح اِصطِلاح

سنت کا لغوی معنی ہے خاص طریقہ یا چلنے کا راستہ۔ محدثین کے مطابق سنت وہ قول، فعل، یا تقریر ہے جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہو۔

تابعین لفظ ”تَبِعَ“ سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے کسی کے پیچھے چلنا۔ اصطلاح میں **تابعین** وہ لوگ ہیں جنھوں نے حالتِ اسلام میں کسی صحابی سے ملاقات کی اور پھر اسلام پر ہی وفات پائی۔

فتاویٰ علما کی دینی آرا یا فیصلے ہوتے ہیں جو کسی مخصوص مسئلے یا سوال پر **شریعت** کی روشنی میں دیے جاتے ہیں تا کہ لوگوں کو صحیح رہ نمائی مل سکے۔

سرگرمی

ایک حدیث کا حوالہ تلاش کریں اور اس کی صحت کی جانچ کر کے کمرائے جماعت میں پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حدیث پاک کی اہمیت اور حجیت سے آگاہ کریں۔

CANITABPUBLISHER.COM

کی تالیف ہے۔ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تالیف "کتاب الآثار" بھی اسی دور کی تالیفات میں سے ایک ہے۔

تیسری صدی کی ابتدا سے تدوینِ حدیث کا دوسرا دور شروع ہوا۔ اس دور کی تصانیف میں احادیثِ مرفوعہ کو دوسری احادیث سے ممتاز کر دیا گیا اور احادیث کو صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی ترتیب پر جمع کیا گیا، جس کی وجہ سے "مسانید" کی تالیف کی نوبت آئی۔ ان میں معروف ترین مسند "مسند امام احمد" ہے۔ اس کے بعد صحت و ضعف کی بنیاد پر احادیث کی چھان پھٹک کا عمل شروع ہوا اور ان کتب کی تالیف عمل میں آئی جن میں ان اشیا کا التزام کیا گیا تھا۔ اس دور میں صحاح ستہ جیسی بیش بہا کتابیں تصنیف ہوئیں۔

حاصلِ کلام

ابتدائے اسلام ہی سے مسلمانوں نے پوری محنت، اخلاص و عقیدت کے ساتھ احادیث کو سمجھنے، عملی زندگی میں اپنانے اور ان کی تدوین و حفاظت کے لیے ایسی خدمات سرانجام دیں جن کی مثال دنیا کے دیگر مذاہب میں ملنا ناممکن ہے۔

احادیث کا انکار آیاتِ قرآنیہ کے انکار کے مترادف ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو "عین وحی" قرار دیا ہے اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے منسوب کیا ہے۔ حدیث شریف کی تدوین اور حفاظت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے بعد حدیث مبارک ہی ہدایت کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ حدیث اور سنت کی اہمیت سمجھ کر ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے اور فتنہ انکارِ حدیث سے بچنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ حدیث کی پیروی کریں تاکہ اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنا سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُتَرادِف	ایسے الفاظ جن کے معنی ایک ہوں

توضیحِ اِصطِلاح

احادیثِ مرفوعہ:
یہ وہ احادیث ہیں جو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل یا سکوت کے بیان پر مبنی ہوتی ہیں۔

مسانید:
مسانید وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث کو اس کے راویوں کی ترتیب سے درج کیا گیا ہو۔

صحاح:
صحاح حدیث کی چھے اہم کتابیں ہیں، جنھیں صحیح ترین احادیث کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے۔ ان میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور ابنِ ماجہ شامل ہیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ قرآن مجید کی تشریح کا سب سے اہم ذریعہ ہے :

(الف) عربی زبان (ب) سیرت نبوی (ج) حدیث مبارک (د) کلام عرب

۲ صحیفہ ہمام ابن منبہ نامی ذخیرۂ حدیث جمع کرنے والے شاگرد تھے:

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے (ب) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے

(ج) حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے

۳ حفاظتِ حدیث کے بنیادی طریقہ کار تھے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۴ ابتدائے اسلام میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا تھا:

(الف) حفظِ حدیث سے (ب) کتابتِ حدیث سے (ج) حدیث جمع کرنے سے (د) حدیث بیان کرنے سے

۵ دورِ رسالت کا اہم ذخیرہ حدیث صحیفہ صادقہ منسوب ہے:

(الف) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے

(ج) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے (د) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے

۶ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ذخیرۂ احادیث میں روایات تھیں:

(الف) احکام نسب سے متعلق (ب) احکام بیع کے متعلق (ج) احکام غنیمت کے متعلق (د) احکام وراثت کے متعلق

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ تدوین حدیث کیوں ضروری تھی؟

۲ عہد رسالت میں حفاظت تدوین حدیث کے طریقے کون کون سے تھے؟ تحریر کریں۔

۳ کتابت حدیث سے کیا مراد ہے؟

۴ عہد رسالت میں تدوین حدیث کی کوئی ایک مثال تحریر کریں۔

۵ تدوین حدیث کے حوالے سے کسی ایک صحابی کا کردار لکھیں۔

۶ تدوین حدیث کا کام حکومتی سطح پر کب اور کس نے کیا؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ تدوین حدیث کی اہمیت بیان کر کے دورِ رسالت میں جمع و تدوین حدیث کا طریقہ کار تحریر کریں۔

۲ تدوین حدیث کے حوالے سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی خدمات تفصیل سے بیان کریں۔

۳ تابعین اور تبع تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے دور میں تدوین حدیث کیسے کی گئی؟ وضاحت کریں۔

عملی منصوبہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ، تابعین و تبع تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے ادوار میں حدیث کی جمع و تدوین کے طریقہ کار پر اظہار خیال کروایا جائے۔ اس عنوان پر ایک ٹائم لائن بھی بنائی جا سکتی ہے۔

CANTABPUBLISHER.COM

(ج) احادیث نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حاصلاتِ تعلّم

حدیث کی تعریف، اہمیت اور فضیلت سمجھ سکیں اور دس مستند احادیث مبارکہ (بمطابق ضمیمہ) مع ترجمہ اور اُن کے مفاہیم کو سمجھ کر عملی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

علم

ان احادیث میں موجود موضوعات کو سمجھ کر اپنی روزمرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

صلاحیت

احادیث میں موجود موضوعات کو سمجھ کر اپنی روزمرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اہم ترین رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔

حدیث کا لفظی معنٰی "بات" یا "گفت گو" ہے، جب کہ شریعت کی اصطلاح میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال، افعال اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ تقریر سے مراد یہ ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں کوئی عمل کیا گیا ہو اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرمایا ہو یا خاموشی اختیار فرمائی ہو۔ حدیث کی اہمیت کے پیشِ نظر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء، آیت:80)

ترجمہ: "جس نے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

قرآن مجید میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اعمال و اقوال کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر، آیت:7)

ترجمہ: "اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں، تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں، تو (اس سے) رک جاؤ۔"

شریعت کو سمجھنے کے لیے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال اور افعال کی اہمیت مسلّم ہے۔ شریعت کے مآخذ میں قرآن مجید کے بعد حدیثِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مقام ہے۔ حدیث میں وہ تمام رہ نمائی موجود ہے جو ہماری زندگیوں کو درست راہ پر گام زن کرنے کے لیے ضروری ہے اور ہمیں دین کے مختلف مسائل اور زندگی کے طریقوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ حدیث پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے اور ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کا راستا ہے۔ اس لیے حدیث پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے بل کہ فتنوں سے بھی بچاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم احادیث کو سمجھیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔

حدیث 1

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بَقِيَّةُ رِجْزٍ، اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ، فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔" (سنن ترمذی، حدیث:1065)

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

مُسَلَّم	تسلیم شدہ، تسلیم کیا گیا، مانا گیا
مَآخذ	ذریعہ، منبع یا وہ جگہ جہاں سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

ترجمہ: ”یہ اُس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے، جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ جب کسی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔“

تشریح

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ہمیں سکھایا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھتے ہوئے اپنی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ آج کے دور میں جب مختلف وبائیں اور وائرس جیسے COVID-19 دنیا بھر میں پھیل چکے ہیں، یہ حدیث اور اس کی تعلیمات مزید اہم ہو جاتی ہیں۔ ہمیں موجودہ وبائی حالات میں احتیاطی تدابیر جیسے ماسک پہننا، سماجی فاصلہ برقرار رکھنا اور خود کو الگ رکھنا کو اپنانا چاہیے۔

حدیث 2

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ اللهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا، وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ اَمْرَكُمْ، وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ (موطا امام مالک، حدیث:20)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تین چیزوں کو پسند اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جن چیزوں کو پسند کرتا ہے وہ یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے معاملات (حکم رانی) کا اختیار دیا ہے، ان کی خیر خواہی کرو۔ جن چیزوں کو ناپسند کرتا ہے وہ یہ ہیں کہ فضول باتیں کرنا، مال کو ضائع کرنا اور کثرت سے (بے جا) سوال کرنا۔

تشریح

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں خالص عبادت، توحید پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو مضبوطی سے پکڑنا شامل ہیں، جن کی موجودہ دور میں اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکّام ہمارے درمیان مقرر کیے ہیں، ان کی خیر خواہی کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ ناپسندیدہ چیزوں میں فضول باتیں کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بے جا سوالات کرنا شامل ہیں۔ یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کریں، زبان اور مال کو صحیح استعمال کریں اور غیر ضروری باتوں اور اخراجات سے بچیں تاکہ ہم اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلفُّظ

حُکّام	حاکم کی جمع، حکومت کرنے والے افراد۔
بے جا	غیر ضروری، ناحق یا بے سبب۔

تَوضیحِ اِصطِلاح

اسرائیل کا معنیٰ ”اللہ کا بندہ“ یا ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑنے والا“ ہے۔ یہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ہے اور ان کی نسل کو ”بنی اسرائیل“ کہا جاتا ہے۔

سرگرمی

حدیث 1 میں طاعون کے بارے میں دی گئی تعلیم کو موجودہ وبائی امراض کے ساتھ جوڑ کر تحقیق کریں۔

حدیث 2 میں بیان کیے گئے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی میں لاگو کریں اور بتائیں کہ ہم ان کو روزمرّہ زندگی میں اپنا کر کیا فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو کام دیں کہ وہ حدیث پاک کو اصل کتاب سے تلاش کر سکیں۔ طلبہ کے درمیان حدیث مبارک اور اُس کا ترجمہ سننے کی مشق اور مسابقہ کروایا جائے جس میں صحتِ تلفّظ کا اہتمام ہو۔

CANTABPUBLISHER.COM

حدیث 3

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ (صحیح بخاری، حدیث:2320)

ترجمہ: ''جو کوئی مسلمان شجر کاری یا کاشت کاری کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا حیوان کھاتا ہے تو اسے صدقہ و خیرات کا ثواب ملتا ہے۔''

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز انسان دوسروں کے فائدے کے لیے وقف کرتا ہے یا جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے، وہ صدقہ شمار ہوتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا فصل کاشت کرتا ہے اور اس سے پرندے، جانور یا انسان فائدہ اٹھاتے ہیں، تو اس پر اسے صدقہ و خیرات کا ثواب ملتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ نیکی صرف مالی مدد تک محدود نہیں بل کہ ہر وہ عمل جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔

حدیث 4

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ (صحیح بخاری، حدیث:6018)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

تشریح

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ ایمان کا حقیقی اثر ہمارے اخلاق پر ہونا چاہیے۔ اگر ہم واقعی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں ان اصولوں کو اپنانا چاہیے۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک، مہمان کی عزت اور اچھی بات کہنا، یہ سب ہماری شخصیت کی خوب صورتی اور ایمان کی مضبوطی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے بل کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ بنتے ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

ہم آہنگی	ایک دوسرے سے متفق ہونا۔

خزینۂ معلومات

قرآن مجید میں پڑوسیوں کی تین اقسام بتائی گئی ہیں:

۱۔ رشتے دار پڑوسی
۲۔ قریبی پڑوسی
۳۔ ساتھ بیٹھنے والا (سورۃ النساء، آیت:36)

سرگرمی

حدیث 3 کے تحت اپنے علاقے میں شجر کاری یا فلاحی کام کا منصوبہ تیار کریں اور اس پر عمل کرنے کی تجاویز لائیں۔

حدیث 4 میں دی گئی نصیحتوں کو عملی زندگی میں لاگو کریں اور کمرائے جماعت میں بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ ان احادیث، ان کے تراجم اور مفاہیم پر بات چیت کریں تاکہ وہ ان احادیث کو عربی متن سمیت سمجھ سکیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

حدیث 5

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ (صحیح مسلم، حدیث:2564)

ترجمہ: ”مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔“

تشریح

اس حدیث میں ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ہمیں ظلم سے بچنا چاہیے اور کسی کے حقوق پامال نہیں کرنے چاہییں۔ جب ہمارے بھائی مشکلات میں ہوں، جیسے معاشی مسائل، قدرتی آفات یا بیماریوں میں، تو ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے اور انھیں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ہمیں کسی کی توہین یا تحقیر نہیں کرنی چاہیے، بل کہ ہر مسلمان کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے۔

حدیث 6

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: اَلْيَتِيمِ، وَالْمَرْأَةِ (سنن ابن ماجہ، حدیث:3678)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں دو کم زوروں یعنی یتیم اور عورت کی حق تلفی کرنے کو حرام ٹھہراتا ہوں۔“

تشریح

اکثر معاشروں میں یتیم بچوں اور بچیوں کو مناسب تعلیم اور دیکھ بھال نہیں ملتی اور عورتوں کو مساوات اور عزت کی بنیاد پر وہ حقوق نہیں دیے جاتے جو ان کا حق ہیں۔ اس حدیث کے مطابق، ہمیں ان کم زور طبقات کی حمایت کرنی چاہیے، ان کے حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ ہمارا معاشرہ زیادہ منصفانہ ہو، جہاں ہر فرد کو اس کا حق ملے اور وہ عزّت کی زندگی گزارے۔

حدیث 7

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سنن ابن ماجہ، حدیث:1)

ترجمہ: ”جس کام کا میں تمھیں حکم دوں، اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں، اس سے باز رہو۔“

تشریح

ہمیں قرآن اور حدیث کی رہ نمائی کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ہدایات ملتی ہیں، ہمیں ان پر عمل کرکے اپنی روزمرّہ کی

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

بے یارومددگار	جس کا کوئی مدد کرنے والا نہ ہو۔
تَحقیر	عزت نہ دینا یا کسی کی توہین کرنا۔
مُساوات	برابری
طَبقات	مختلف گروہ یا درجات
مُنصِفانَہ	انصاف پر مبنی، عادلانہ۔

سرگرمی

حدیث 5 میں مذکور مسلمان کے حقوق بیان کریں اور والدین کے ساتھ ان کی اہمیت پر گفت گو کریں۔

گھر والوں کے ساتھ حدیث 6 (یتیم اور عورت کے حقوق) پر گفت گو کریں اور ان حقوق کے تحفظ کے عملی اقدامات پر غور کریں۔

حدیث 7 کو سمجھیں اور روزانہ اپنی گفت گو اور اعمال کو بہتر بنانے کے لیے نوٹ کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو احادیث میں بیان کردہ تعلیمات سے آگاہ کریں اور ان ہدایات کو عملی زندگی میں اپنانے کی تلقین کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

زندگی میں اخلاقی، معاشرتی اور روحانی بہتری لانی چاہیے۔ اس حدیث کے ذریعے ہمیں سکھایا گیا ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق چلنا ہماری کام یابی کی ضمانت ہے۔

حدیث 8

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ (صحیح مسلم، حدیث: 2563)

ترجمہ: "بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔"

تشریح

بدگمانی کا مطلب ہے کسی کے بارے میں بغیر کسی ٹھوس وجہ کے منفی خیال رکھنا یا کسی کی نیت پر شک کرنا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، کیوں کہ یہ حقیقت سے دُور اور بے بنیاد ہوتا ہے۔ آج کے دور میں جہاں سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے معلومات تیزی سے پھیلتی ہیں، بدگمانی کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔ لوگوں کے بارے میں غیر تصدیق شدہ خبریں یا افواہیں پھیلانا بہت آسان ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کے بارے میں بدگمانی سے بچیں اور ہمیشہ حقیقت کو جانچنے کی کوشش کریں۔

حدیث 9

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 2313)

ترجمہ: "رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"

تشریح

رشوت کا مطلب ہے کسی ایسے کام کے بدلے پیسا یا کسی اور چیز کا مطالبہ کرنا، جو کہ ناحق ہے۔ موجودہ دور میں رشوت ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے جو نہ صرف غیر قانونی اور اخلاقی طور پر غلط ہے بل کہ اس سے معاشرتی انصاف کا خون ہوتا ہے اور اداروں پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں ہمیں رشوت سے بچنا چاہیے اور ہر کام کو انصاف اور ایمان داری کے ساتھ کرنا چاہیے۔

حدیث 10

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (صحیح مسلم، حدیث: 817)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کر دیتا ہے اور بہت

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

ضَمانَت	پختہ یقین دہانی۔
ٹھُوس	مضبوط، جو ٹوٹ نہ سکے۔
غَیرتَصدِیق شُدَہ	جس کی تصدیق نہ کی گئی ہو، جو غیر معتبر ہو۔
اَفْواہ	غیر تصدیق شدہ خبر۔
سَنگِین	شدید یا خطرناک

سرگرمی

روز مرّہ زندگی میں بدگمانی سے بچنے کے لیے ایک ہفتے تک مثبت سوچ رکھنے اور دوسروں کے لیے اچھا گمان کرنے کا عہد کریں اور اپنی کام یابی کو لکھیں۔

اپنے خاندان یا دوستوں کے ساتھ رشوت کے نقصانات پر بات کریں اور اپنے اردگرد لوگوں کو اس برائی سے بچنے کی ترغیب دیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

مذکورہ احادیث کا عربی متن دیا جائے اور طلبہ از خود ترجمہ کر کے لائیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

سے لوگوں کو اس کے ذریعے سے پست کر دیتا ہے۔"

تشریح

آج کے دور میں قرآن کا اثر اور طاقت بہت واضح ہے۔ کام یاب اور باعزت لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید کو سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں، وہ اپنی زندگیوں میں سکون، محبت اور کام یابی محسوس کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف ایسے لوگ جو قرآن مجید کی تعلیمات سے غافل ہیں، وہ بے سکونی اور مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں انفرادی، معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی مسائل سے نمٹنے کے لیے قرآن مجید کی ہدایات کی پیروی بہت ضروری ہے۔

اسماء الحسنٰی

اَلرَّؤُوفُ	نہایت مہربان
مَالِكُ الْمُلْكِ	سلطنت اور حکم رانی کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام	عظمت اور بزرگی والا
اَلْمُقْسِطُ	عدل و انصاف کرنے والا
اَلْجَامِعُ	جمع کرنے والا
اَلْغَنِيُّ	بے پرواو بے نیاز
اَلْمُغْنِي	بے نیاز کر دینے والا
اَلْمَانِعُ	روکنے والا
اَلنَّافِعُ	نفع کا مالک، نفع عطا فرمانے والا
اَلضَّارُّ	نقصان کا مالک
اَلنُّوْرُ	نور، روشنی
اَلْهَادِي	ہدایت دینے والا
اَلْبَدِيْعُ	عدم سے وجود میں لانے والا
اَلْبَاقِي	ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ	وارث و مالک
اَلرَّشِيْدُ	نیکی اور راستی کرنے والا
اَلصَّبُوْرُ	بہت زیادہ مہلت دینے والا

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

غَافِل ¦ بے خبر، جو کسی بات سے لاپرواہ ہو۔

سرگرمی

اخلاقیات سے متعلق قرآن مجید کی سات آیات جمع کریں اور ان کا ترجمہ اور تشریح پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اسماء الحسنٰی میں سے تین ناموں کو یاد کریں، ان کے معانی لکھیں اور ان کی روشنی میں اپنی شخصیت کو بہتر بنانے کی مثالیں دیں۔

"حدیث پاک ہماری زندگی کو کیسے سنوار سکتی ہے؟" کے موضوع پر 100 الفاظ کا مختصر مضمون لکھیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ حدیث کا لفظی معنیٰ ہے :

(الف) گفت گو (ب) ارادہ (ج) کوشش (د) عمل

۲ کسی عمل پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خاموشی حدیث کی قسم ہے:

(الف) قولی (ب) فعلی (ج) تقریری (د) عملی

۳ حدیث مبارک میں شجرکاری اور کھیتی باڑی کے عمل کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) نیکی (ب) صدقہ (ج) ثواب (د) سنت

۴ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا قرار دیا ہے:

(الف) خیر خواہ (ب) بھائی (ج) دوست (د) ہم درد

۵ حدیث مبارک میں دو کم زوروں سے مراد ہیں:

(الف) یتیم اور عورت (ب) مسکین اور فقیر (ج) غریب اور مظلوم (د) بچہ اور بزرگ

۶ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا ہے:

(الف) جھوٹی گواہی کو (ب) بہتان کو (ج) الزام تراشی کو (د) بدگمانی کو

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ حدیث مبارک کی تعریف تحریر کریں۔

۲ قرآن و حدیث کا باہمی تعلق کسی ایک مثال سے واضح کریں۔

۳ حدیث کی اہمیت پر ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

۴ آفت زدہ یا وبائی مقام پر نہ جانے کے بارے میں حدیث کا مفہوم تحریر کریں۔

۵ رشوت کی مذمت حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

۶ انسان کے عروج و زوال میں قرآن مجید کا کردار حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ حدیث کی اہمیت و فضیلت تحریر کریں۔

۲ سبق میں موجود احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

۳ اسمائے حسنیٰ اور ان کے معانی تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

منتخب احادیث کے تراجم و تشریح اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل تحقیقی مضمون لکھ کر لائیں۔ طلبہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ دی گئی احادیث مبارکہ کی تعلیمات میں سے کن کن پر عمل کرتے ہیں، فہرست بنائیں اور اساتذہ کرام کو دکھائیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

(الف) ملائکہ

حاصلاتِ تعلّم: فرشتوں کے تصوّر، تخلیق کے مقصد اور ذمّہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔ ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو کر ان پر اپنا ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- فرشتوں کے تصور اور اُن کی تخلیق کے مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کی صفات سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کی ذمّہ داریوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- اس پر ایمان پختہ کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے احکام کی انجام دہی کے لیے فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کی محتاج نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں پر ایمان پختہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کے ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھ سکیں اور اُن کے متعلق بات کرتے ہوئے تعظیمی رویّہ اختیار کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے سبق حاصل کرتے ہوئے تعلیم و تعلّم کے آداب کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

اہم ترین: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مختلف امور کی انجام دہی کرتے ہیں، تاہم اللہ تعالیٰ تکوینی امور کے نظم و نسق میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔

عربی میں فرشتوں کو ملائکہ کہتے ہیں جو "مَلَكٌ" کی جمع ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو نظر نہیں آتے۔ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اور مختلف ذمّہ داریوں پر مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خاص صفات سے نوازا ہے اور قرآن و سُنّت میں ان کی تفصیل موجود ہے۔ ہر مسلمان کا ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن و سُنّت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی ہے۔

CANTABPUBLISHER.COM

فرشتوں کی صفات اور مقصدِ تخلیق

فرشتے ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں اور نہ ہی سوتے ہیں بل کہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہتے ہیں۔ فرشتے صنف سے پاک ہیں اور وہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے بل کہ جو حکم ملتا ہے، وہ اسے پورا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورۃ التحریم، آیت:6)

ترجمہ: "وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں، جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔"

فرشتوں کی ذِمّہ داریاں

فرشتے اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ مخلوق ہیں، جنھیں مختلف اہم ذمّہ داریوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے معروف حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام ہیں، جو وحی الٰہی پہنچانے کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ حضرت میکائیل عَلَیْهِ السَّلَام بارش برسانے اور رزق کی تقسیم کے ذمّہ دار ہیں، جب کہ حضرت اسرافیل عَلَیْهِ السَّلَام قیامت کے دن صور پھونکنے پر مامور ہیں۔ حضرت عزرائیل عَلَیْهِ السَّلَام روح قبض کرنے کی خدمت انجام دیتے ہیں اور انھیں مَلَکُ الموت بھی کہا جاتا ہے۔ کراماً کاتبین وہ فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھنے پر مقرّر ہیں، جب کہ منکر نکیر وہ فرشتے ہیں جو مرنے کے بعد قبر میں سوالات کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کچھ فرشتے جنت اور دوزخ کے نگران ہیں، جیسے رضوان جنت کے دربان اور مالک جہنم کے داروغہ ہیں۔ یہ تمام فرشتے اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور ہر کام اسی کی مرضی سے انجام دیتے ہیں۔ ان پر ایمان لانا دینِ اسلام کا ایک لازمی جزو ہے۔

حدیثِ جبریل کے تناظر میں آدابِ تعلیم و تعلّم

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام سوالات کے ذریعے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم کو علم سکھانے کے لیے انسانی شکل میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام صاف کپڑوں میں ملبوس تشریف لائے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے متعلق سوالات کیے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

نظم و نسق	نظم اور ترتیب
مَلبُوس	پہنا ہوا لباس یا کپڑا۔

خزینۂ معلومات

حضرت دِحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کبار صحابہ میں سے تھے اور قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اپنی خوب صورتی اور بارعب شخصیت کے لیے مشہور تھے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں قیصر روم کے دربار میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے سفیر مقرر فرمایا۔ حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام ان کی صورت میں آتے تھے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آیات و روایات کی روشنی میں فرشتوں کی صفات اور ذمہ داریوں سے متعلق آگاہی دیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر، اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے قیامت کے متعلق سوال کیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا۔

حدیث کی روشنی میں تعلیم و تعلّم کے آداب درج ذیل ہیں:

- استاد کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرنا
- شائستہ گفت گو کرنا اور استاد کی بات غور سے سننا
- ایسی معلومات کے متعلق استفسار کرنا جو دیگر لوگوں کے لیے مفید ہوں
- صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا
- سوال پوچھنے پر سائل کی حوصلہ افزائی کرنا
- واضح اور جامع جواب دینا جس میں ابہام نہ ہو
- جواب میں مشکل اور پیچیدہ مباحث سے گریز کرنا
- مخاطب کی ذہنی سطح کی رعایت رکھنا
- جواب معلوم نہ ہونے کا اظہار کرنے میں عار محسوس نہ کرنا

حاصلِ کلام

فرشتوں پر ایمان کا تعلق ایمان بالغیب سے ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا، ان کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرنا، یا ایسی گفت گو کرنا جس میں ان کی توہین یا تمسخر کا پہلو نکلتا ہو واضح کفر اور وبال کا باعث ہے۔ فرشتوں پر ایمان کا تقاضا ہے کہ ان کی عظمت کو تسلیم کیا جائے اور کسی بھی حوالے سے ان کی توہین و تحقیر نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں شرف و عزت سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں بھی دل و جان سے ان کی تکریم کرنی چاہیے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

شَائِسْتَہ	مہذّب، باوقار
اِسْتِفْسَار	سوال کرنا، وضاحت طلب کرنا
اِبْہام	غیر واضح
تَمَسْخُر	مذاق اڑانا
وَبَال	بوجھ، کسی عمل کا برا نتیجہ

سرگرمی

حدیثِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے مطابق سوال پوچھنے اور سننے کے ادب کو سیکھنے کے لیے ایک دن مقرر کریں، جہاں طلبہ ترتیب سے سوال کریں اور دوسروں کی بات توجہ سے سنیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے اس عقیدے سے متعلق آگاہی فراہم کریں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کا محتاج نہیں۔

حدیثِ جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلّم کے آداب سے آگاہ کریں اور انھیں زندگی میں اپنانے کی تلقین کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ فرشتے مخلوق ہیں:

(الف) آبی (ب) ناری (ج) نوری (د) خاکی

۲ فرشتوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے:

(الف) بندگی اور تکوینی نظام کو چلانا (ب) انسانوں کی معاونت

(ج) طواف (د) درود پاک پڑھنا

۳ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں:

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) ان گنت

۴ اعمال لکھنے والے فرشتے کہلاتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) رضوان ومالک (ج) کراماً کاتبین (د) حاملینِ عرش

۵ حدیثِ جبریل میں حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے سوالات پوچھے تھے:

(الف) دو چیزوں کے متعلق (ب) تین چیزوں کے متعلق (ج) چار چیزوں کے متعلق (د) پانچ چیزوں کے متعلق

۶ فرشتوں پر ایمان کا تقاضا ہے کہ تسلیم کیا جائے:

(الف) ان کے وجود کو (ب) ان کے اعمال کو (ج) ان کی عظمت کو (د) ان کے کردار کو

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ اسلام میں فرشتوں کا کیا تصوّر ہے؟

۲ فرشتوں کی چند صفات تحریر کریں۔

۳ واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ نظام کائنات چلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔

۴ حاملین عرش سے کون سے فرشتے مراد ہیں؟

۵ حدیثِ جبریل سے کیا مراد ہے؟

۶ حدیث جبریل میں حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے کن چیزوں کے متعلق دریافت کیا تھا؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ فرشتوں کی صفات و ذمہ داریاں تحریر کریں۔

۲ حدیث جبریل کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ کو فرشتوں کے نام، ذمہ داریوں اور ان کے ادب و احترام پر تحقیق کر کے پوسٹر، چارٹ یا پریزنٹیشن بنانے کا کام دیں۔ اس کے بعد ہر طالب علم تعظیمی رویّہ اپنانے کا عملی عہد تحریر کرے اور کلاس میں پیش کرے

CANTABPUBLISHER.COM

(ب) کتبِ سماویہ

حاصلاتِ تعلّم: آسمانی کُتب کو ہدایت کے سر چشمے سمجھتے ہوئے ان پر اپنا ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- انسانوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتب کے نازل ہونے کی اہمیت اور ان کا مقصد جان سکیں۔
- صاحبِ کتب اور صاحبِ صحف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا تعارف جان سکیں۔
- آسمانی کُتب کی مختصر تاریخ جان سکیں۔
- آسمانی کُتب کی مشترکہ تعلیمات جان سکیں۔
- مشرکین اور اہل کتاب میں فرق جان کر اہل کتاب کے بارے میں مختصر احکام جان سکیں۔

صلاحیت

- آسمانی کُتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کے آداب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھ سکیں۔
- آسمانی کُتب کی مشترکہ تعلیمات کو جان کر اعمال خیر میں عالمی اشتراک اور تعاون کی روح پیدا کر سکیں۔
- اہل کتاب کے بارے میں شرعی ہدایات کو ملحوظ رکھ سکیں۔
- قرآن مجید کو آخری و ابدی اور ہر قسم کی تحریف سے پاک آسمانی کتاب مانتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے بن سکیں۔

اہم ترین: توحید، رسالت اور آخرت کی تعلیمات میں تمام آسمانی کتب مشترک ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ بنیادی عقائد ہر الہامی مذہب میں ایک جیسے ہیں۔

آسمانی کتب کے نزول کا مقصد اور اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہ نمائی کے لیے آسمانی کتب نازل فرمائیں تاکہ انسان صحیح اور غلط میں **تمیز** کر سکیں۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور ہدایات پر مشتمل ہیں جو انسانوں کی کام یابی اور نجات کا ذریعہ ہیں۔ آسمانی کتب کا بنیادی مقصد انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور درست عقائد کی طرف **راغب** کرنا، اچھے اخلاق کی تعلیم دینا اور دنیا و آخرت میں فلاح کا راستہ دکھانا ہے۔ ان کتابوں میں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہ نمائی موجود ہے، جس سے انسان انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہتر فیصلے کر سکتا ہے۔ قرآن پاک آخری آسمانی کتاب ہے، جو تمام سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور قیامت تک کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ ان کتابوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ کسی ایک آسمانی کتاب کا انکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سبب ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

تمیز	اچھے برے یا نیک بد کی پہچان کی صلاحیت
راغب	کسی طرف میلان رکھنے والا

آسمانی کتب کی تاریخ اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا اور ان پر آسمانی کتب اور صحیفے نازل کیے۔ صاحبِ کتب انبیا وہ ہیں جن پر کتاب نازل کی گئی، جب کہ صاحبِ صحف انبیاء وہ ہیں جن پر چھوٹی کتابیں یعنی صحیفے نازل کیے گئے۔ انبیائے کرام

سرگرمی: روزانہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر اس پر عمل کرنے کا ایک عملی قدم اٹھانے کا عزم کریں اور دن کے اختتام پر اپنی کام یابی پر غور کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے، جن میں سے 313 رسول ہیں۔ 313 رسولوں میں سے چار پر کتب نازل ہوئی ہیں، جب کہ بعض پر صحیفوں کا نزول ہوا ہے۔ صحف اور صحائف صحیفہ کی جمع ہے، جس کا معنٰی وہ چھوٹی چھوٹی کتب ہیں، جو مختلف انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر نازل کی گئیں۔ یہ صحیفے حضرت آدم و شیث عَلَيْهِمُ السَّلَام پر بھی نازل ہوئے۔ قرآن مجید نے بالخصوص حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِمُ السَّلَام کے صحیفوں کا ذکر کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾ (سورۃ الاعلیٰ، آیت: 18، 19)

ترجمہ: ”یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں بھی مذکور ہے، (یعنی) ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَام) اور موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کے صحیفوں میں۔“

تورات مقدس: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام پر تورات نازل فرمائی جو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت اور شریعت پر مشتمل تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام، عبادات اور اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول موجود تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے قومِ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔ آپ کے مشہور معجزات میں عصا اور یدِ بیضا شامل ہیں۔

زبور مقدس: حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام پر زبور مقدس نازل کی گئی۔ یہ کتاب زیادہ تر اللہ کی حمد و ثنا، نصیحتوں اور دعاؤں پر مشتمل تھی۔ زبور میں عملی شریعت نہیں تھی بل کہ اس میں حکمت اور نیک اعمال کی تلقین کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَيْهِ السَّلَام کو خوب صورت آواز سے نوازا تھا، لحنِ داؤدی آج بھی ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَام کا یہ معجزہ تھا کہ لوہا آپ کے ہاتھوں نرم ہو جاتا تھا۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَام بہ یک وقت نبی اور بادشاہ تھے۔

انجیل مقدس: انجیل میں نرمی، محبت اور عبادات کی تعلیمات دی گئی تھیں۔ اس میں بنی اسرائیل کو تورات کے احکام کی اصل روح کی طرف دعوت دی گئی تھی اور آخرت کی کام یابی کے اصول واضح کیے گئے۔ یہ کتاب حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام پر نازل کی گئی۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی پیدائش معجزانہ طور پر تھی۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَام نے شیر خوارگی کی عمر میں ہی کلام بھی فرمایا تھا۔ قربِ قیامت آپ عَلَيْهِ السَّلَام دوبارہ تشریف لائیں گے اور اسلام کا نفاذ کریں گے۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو مُردوں کو زندہ کرنے، نابینا کو بینائی دینے اور کوڑھ کے مریضوں کو صحت یاب کرنے جیسے معجزات عطا ہوئے تھے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

لَحنِ داؤدی	میٹھی آواز، پیاری آواز
ضَرْبُ الْمَثَل	وہ قول جو مثال کے طور پر مشہور ہو
شِیر خوار	دودھ پیتا بچہ

خزینۂ معلومات

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا عصا اللہ کے حکم سے عظیم سانپ میں تبدیل ہو جاتا اور دریائے نیل کو چیر دیتا تھا۔ (سورۃ الأعراف، آیت: 107)

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام جب بغل سے ہاتھ نکالتے تو وہ چمک دار اور روشن ہو جاتا تھا۔ یہ معجزات فرعون اور اس کی قوم کے سامنے اللہ کی قدرت کا اظہار تھے۔ (سورۃ الأعراف، آیت: 108)

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی مثال آدم عَلَيْهِ السَّلَام کی مانند ہے، جنھیں اللہ نے مٹی سے پیدا کیا اور ”کُن“ کہا تو وہ پیدا ہو گئے۔ (آلِ عمران، آیت: 59)

کوڑھ (جذام) ایک جلدی بیماری ہے جو جلد اور اعصاب کو متاثر کرتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے حکم سے کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتے تھے۔

سرگرمی

ایک گروہی گفت گو ترتیب دیں جہاں طلبہ اہلِ کتاب کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل پر مبنی قرآن و سنت کی تعلیمات پر گفت گو کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

قرآن مجید: حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل شدہ کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ سابقہ آسمانی کتب اب اپنی اصلی حالت پر نہیں رہیں بل کہ ان میں تحریف ہو چکی ہے، جب کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے، کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس کی تعلیمات ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ قرآن مجید کے نزول سے سابقہ کتب کے احکام منسوخ ہو گئے ہیں، البتہ ان سابقہ کتب اور صحف کی تعظیم کرنا اور ان پر ایمان لانا فرض اور ایمان کا حصہ ہے۔

آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات

آسمانی کتب کی بنیادی تعلیمات ہمیشہ یکساں رہی ہیں۔ یہ تمام کتابیں توحید، رسالت، آخرت، عبادات، اچھے اخلاق، عدل و انصاف اور نیکی کی تلقین کرتی ہیں۔ ان میں والدین کی فرماں برداری، یتیموں اور مسکینوں کی مدد، حلال و حرام کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان کتب میں انبیائے کرام اور سابقہ امتوں کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں تاکہ انسان ان سے سبق سیکھے اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے۔

اہلِ کتاب اور مشرکین میں فرق

اہلِ کتاب وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی ہو، جیسے یہود و نصاریٰ، جب کہ مشرکین وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہیں جیسے بتوں، آگ اور مظاہرِ فطرت کی پوجا کرنا۔ اسلام نے اہلِ کتاب کے ساتھ حسنِ سلوک اور انصاف کا حکم دیا ہے اور ان کے ساتھ بعض معاملات جیسے ذبیحہ اور نکاح میں رعایت دی ہے۔ تاہم، انھیں دینِ حق کی دعوت دینا ضروری ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچی ہدایت کو قبول کریں۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم آسمانی کتب کی تعلیمات کو سمجھ کر خیر اور بھلائی کے کاموں میں عالمی اشتراک اور تعاون کی روح پیدا کریں۔ آج بھی مشترکہ اخلاقی اقدار کو اپنا کر دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اس طرح مختلف رنگ و نسل اور قوم و مذہب کے لوگ ایک جگہ پر جمع ہو سکتے ہیں اور پورا معاشرہ ایک اکائی بن کر پُرامن زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

تَحْرِیف	تبدیلی، تبدیل کرنا۔
ہَمَہ گِیر	ہر چیز یا موضوع کو گرفت میں لینے والا
اَقْدار	پیمانے
اَمْن و آشْتی	صلح، امن، سلامتی
گَہْوارہ	نشوونما کی جگہ
اِکَائی	ملک کا حصہ جو انتظامی مرکز قرار دیا گیا ہو

توضیحِ اِصطِلاح

یہود حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شریعت کے پیروکار ہیں اور تورات کو مانتے ہیں، جب کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور تورات و انجیل کو مقدس کتاب مانتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ میں آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات کو جان کر اعمالِ خیر کی انجام دہی میں مستعدی کا اظہار کرنے کا جذبہ بیدار کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ رسولوں کی تعداد ہے:

(الف) 310 (ب) 311 (ج) 312 (د) 313

۲ صحائف صحیفہ کی جمع ہے جس کا معنیٰ ہے:

(الف) مقدس کتاب (ب) اہم کتاب (ج) چھوٹی کتاب (د) پہلی کتاب

۳ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، دعائیں اور نصیحتوں پر مشتمل آسمانی کتاب:

(الف) قرآن مجید (ب) تورات مقدس (ج) انجیل مقدس (د) زبور مقدس

۴ وہ واحد رسول جو بہ یک وقت نبی اور بادشاہ تھے:

(الف) حضرت لوط عَلَيْهِ السَّلَام (ب) حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام (ج) حضرت ہارون عَلَيْهِ السَّلَام (د) حضرت ہود عَلَيْهِ السَّلَام

۵ تورات پر ایمان لانے والے کہلاتے ہیں:

(الف) یہودی (ب) عیسائی (ج) مجوسی (د) صابی

۶ مظاہرِ فطرت کی پرستش کرنے والے کہلاتے ہیں:

(الف) یہودی (ب) عیسائی (ج) مجوسی (د) مشرکین

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ صحائف کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

۲ آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات بیان کریں۔

۳ صاحبِ صحف اور صاحبِ کتب انبیا سے کیا مراد ہے؟

۴ احکام کے ذریعے اہلِ کتاب اور مشرکین میں فرق واضح کریں۔

۵ انجیل مقدس کا تعارف تحریر کریں۔

۶ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے دو معجزات تحریر کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ آسمانی کتب اور صحائف کے نزول کا مقصد واضح کریں۔

۲ صحائف، آسمانی کتب اور صحابہ صحف و کتب انبیائے کرام کا تعارف تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ کو اہلِ کتاب کے بارے میں شرعی ہدایات پر مبنی ایک تحقیقی مقالہ یا پریزنٹیشن تیار کرنے کا کام دیں، جس میں اسلامی نقطہ نظر سے اہلِ کتاب کے حقوق اور احترام کو واضح کیا جائے۔

CANTABPUBLISHER.COM

(ج) عقیدۂ آخرت

حاصلاتِ تعلّم

عقیدۂ آخرت، برزخ، حشر و نشر، میزان، شفاعت، جہنم کے بارے میں جان کر اس پر ایمان پختہ کر سکیں۔ مابعد الموت زندگی کی کام یابی کو مقصد قرار دیتے ہوئے اس کے لیے تیاری کرنے والے بن سکیں۔

علم

- عقیدۂ آخرت اور اس کے نقلی و عقلی دلائل جان سکیں۔
- برزخ، حشر، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، میزان، شفاعت اور جنت اور جہنم کے بارے میں جان سکیں۔
- جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کر کے جنت کا شوق اور جہنم کا خوف قلوب میں پیدا کر سکیں۔
- آخرت کی تیاری کر کے حقیقی کام یابی پانے والے بن سکیں۔

اہم ترین عقیدۂ آخرت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ آخرت کو قرآن کریم میں مختلف ناموں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسے یَومُ الحشر، یَومُ الدِّین وغیرہ۔

عقیدۂ آخرت اسلامی تعلیمات کا ایک بنیادی رکن ہے، جو اس بات پر ایمان لانے کا تقاضا کرتا ہے کہ موت کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور اسے اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ قرآن و حدیث میں عقیدۂ آخرت کی بہت تاکید کی گئی ہے اور عقل بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔

عقیدہ آخرت کے دلائل

قرآن مجید کی کئی آیات میں آخرت کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ

(سورہ الزمر، آیت:07)

ترجمہ: اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمھیں اپنے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے تو وہ تمھیں بتادے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ، نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مختلف احادیث میں قبر، حساب، میزان، پل صراط، جنت اور جہنم کے مراحل کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

آخرت کا مسئلہ چوں کہ غیب سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اس کی صحیح شناخت عقل یا سائنس سے ممکن ہی نہیں ہے تاہم عقلی اعتبار سے بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ دنیا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کو ان کی نیکی کا بدلہ نہیں ملتا اور ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا نہیں ملتی، لہٰذا انصاف کا تقاضا ہے کہ ایک ایسا دن ہو جہاں ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے۔

خزینۂ معلومات

پل صراط سے بہت باریک اور تلوار کی ادھار سے زیادہ تیز ہو گا، جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہو گا۔ جو شخص اس پل سے کام یابی سے گزر جائے گا، وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو گر جائے گا، وہ دوزخ کا حصّہ بنے گا۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو عقیدۂ آخرت کے عقلی و نقلی دلائل واضح انداز میں سمجھائیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

قرآن کریم میں عقیدۂ آخرت سے متعلق مشرکین کے اعتراضات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کیسے ہو گی؟ اس کا جواب دیا گیا کہ: اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تو اسے دوبارہ پیدا کرنا اس کے لیے مشکل نہیں ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ (سورۃ یٰسٓ، آیت:79)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجیے انھیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا اور وہ ہر طرح کا پیدا فرمانا خوب جانتا ہے۔“

آخرت کے مراحل

عالمِ برزخ

دو چیزوں کے درمیان حائل رکاوٹ کو ”برزخ“ کہتے ہیں، اصطلاحی طور پر روح اور جسم کے درمیان موت کے بعد سے قیامت کے قائم ہونے تک درمیانی عرصہ برزخ کہلاتا ہے۔ عام طور پر یہ قبر کا مقام ہے، اسی میں انسان کی جزا و سزا کا پہلا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور منکر نکیر فرشتوں کے ذریعے اس کی دنیاوی زندگی کے اعمال کا محاسبہ ہوتا ہے۔

حشر و نشر

نشر کا معنیٰ ”پھیلا دینا“، جب کہ حشر کا معنیٰ ”حساب کے میدان میں جمع کرنا“ ہے۔ روزِ قیامت جب دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے ننگے پاؤں میدانِ محشر کی طرف چل پڑیں گے۔ سب سے پہلے رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور پھر باقی تمام لوگ مراتب کے اعتبار سے قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ یہ تمام لوگ میدانِ محشر میں جمع ہوں گے اور حساب کتاب کے منتظر ہوں گے۔

مقامِ محمود اور شفاعت

شفاعتِ کُبریٰ کو ”مقامِ محمود“ کہا جاتا ہے۔ اس شفاعت سے پوری انسانیت مستفید ہو گی اور حساب کے عمل کا آغاز ہو جائے گا۔ اس سے قبل تمام لوگ انتہائی پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔ وہ باری باری تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ حساب کتاب شروع ہو۔ آخر میں وہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ تک پہنچیں گے۔ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حساب کتاب شروع کرنے کے

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُحاسَبہ	جانچ پڑتال
شَفاعت	سفارش
مُستَفِید	فائدہ اٹھانے والا

توضیحِ اِصطِلاح

حدیث شریف میں دو بار صُور پھونکے جانے کا ذکر ہے، پہلے صُور میں ساری چیزیں فنا ہو جائیں گی اور دوسرے صُور میں زندہ ہو جائیں گی اور پھر ان کا حساب کتاب ہو گا۔

سرگرمی

عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات کے متعلق ایک مذاکرہ کرایا جائے۔

طلبہ سے ایک جدول تیار کروائیں جس میں دنیاوی کامیابیوں (جیسے مال و دولت) اور آخرت کی کامیابیوں (جیسے تقویٰ، نیک اعمال) کا موازنہ ہو۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو جنت میں لے جانے والے اعمال کے متعلق آگاہی دیں اور ان اعمال کی انجام دہی کی ترغیب دلائیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

لیے شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بلند مقام پر فائز فرمائے گا۔ جو مخلوق میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں، یہی مقامِ محمود ہے۔ بعد ازاں حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔

حوضِ کوثر

قیامت کے روز کوثر نامی یہ حوض حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو عطا ہو گا۔ اس حوض سے جام نوش کرنے والے کو پھر کبھی پیاس کی شدت محسوس نہیں ہو گی۔ حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ نیز حوضِ کوثر کے پیالوں کی تعداد کثیر ہو گی، اس کے پرنالے سونے اور چاندی کے ہوں گے جو مسلسل جاری ہوں گے۔

میزان

میزان کا معنیٰ ترازو ہے، قیامت کے روز میدانِ محشر میں اعمال نامہ کا وزن کرنے کے لیے میزان نصب کیا جائے گا۔ جس شخص کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا، اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور جس کے اعمالِ بد کا پلڑا بھاری ہو گا، اسے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میزان نصب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عدل و انصاف کو ہر اعتبار سے نافذ کیا جائے تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔

جنت و جہنم

نامۂ اعمال کے بعد جنت و جہنم کا فیصلہ ہو گا۔ اعمال کے حساب سے لوگ جنت اور جہنم کے مستحق قرار پائیں گے۔ قرآن و سنت میں بے شمار ایسے اعمال بیان ہوئے ہیں، جو انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ ان اعمال میں بنیادی اسلامی عقائد کو تسلیم کرنا، ارکانِ اسلام کو بجا لانا، سچائی کو فروغ دینا، امانت و دیانت کی پاس داری کرنا، اخلاص کا پیکر بننا، ایفائے عہد کو اپنانا، کمزوروں کی اعانت کرنا وغیرہ سرِ فہرست ہیں۔ بعض اعمال ایسے ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتے ہیں۔ ان اعمال میں عبادات میں کوتاہی کرنا، منافقت اختیار کرنا، جھوٹ بولنا، تکبّر کرنا، ریاکاری کرنا، خیانت کرنا اور وعدہ کو نہ نبھانا وغیرہ شامل ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اچھے اعمال کی انجام دہی اور بُرے اعمال سے اجتناب کے ذریعے جنت میں جانے اور جہنم سے نجات پانے والے اعمال انجام دیں۔ حقیقی کام یابی آخرت کی کام یابی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم آخرت کی تیاری کریں اور جنت کا شوق اور جہنم کا خوف اپنے قلوب و اذہان میں بیدار کریں، تاکہ ہم سرخ رو ہو سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

فائِز	کسی بلند درجے پر پہنچا ہوا
مُستَحِق	اہل ٹھہرانا
پَیکر	مثال
سَرِ فہرِست	سب سے مقدم

توضیح اِصطِلاح

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حوضِ کوثر جنت کی نہر کا نام ہے جو صرف رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو عطا کی جائے گی۔

سرگرمی

طلبہ چند آیات قرآنی کی فہرست (سورۃ کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت اور جنت و جہنم کا ذکر ہو۔ جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آخرت کی تیاری کرنے اور حقیقی کام یابی پانے کے لیے طلبہ کی ذہن سازی کریں۔

CANTAPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ یوم الدین سے مراد ہے:

(الف) حشر کا دن (ب) برزخ کا دن (ج) قیامت کا دن (د) فتح کا دن

۲ دو چیزوں کے درمیان حائل رکاوٹ کو کہتے ہیں:

(الف) محشر (ب) برزخ (ج) حوض (د) نشر

۳ نشر کا معنٰی ہے:

(الف) جمع کرنا (ب) زندہ کرنا (ج) صور پھونکنا (د) پھیلانا

۴ سب انسان اکٹھے ہوں گے:

(الف) برزخ میں (ب) حوضِ کوثر پر (ج) میدانِ محشر میں (د) جنت میں

۵ مقامِ محمود سے مراد وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کریں گے:

(الف) عبادت (ب) دُعا (ج) شفاعتِ کبریٰ (د) خاص شفاعت

۶ میزان کا معنٰی ہے:

(الف) برزخ (ب) صراط (ج) ترازو (د) نامۂ اعمال

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ عالمِ برزخ سے کیا مراد ہے؟

۲ حشر و نشر کے بارے میں تحریر کریں۔

۳ جہنم تک پہنچانے والے اعمال کون سے ہیں؟

۴ جنت کا مستحق بنانے والے اعمال کون سے ہیں؟

۵ میزان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۶ حوضِ کوثر کے متعلق اپنی معلومات کا خلاصہ تحریر کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ عقیدۂ آخرت کے عقلی و نقلی دلائل تحریر کریں۔

۲ آخرت کی منازل تفصیل سے تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورۃ کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت اور جنت و جہنم کا ذکر ہو۔ جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی فہرست بنائیں۔ عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات کے متعلق ایک جامع مضمون بھی لکھیں۔

CANTABPUBLISHER.COM

(د) زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم
زکوٰۃ و عشر، ان کے مصارف، آداب اور حکمتوں کے بارے میں جان سکیں۔ اپنی عملی زندگی میں زکوٰۃ و عشر ادا کرنے والے بن سکیں۔

علم
- زکوٰۃ و عُشر میں فرق جان سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کے دلائل جان سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں معاشی انصاف کے لیے زکوٰۃ و عشر کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت
- زکوٰۃ و عشر کی اہمیت سے آگاہ ہو کر اپنے قلوب میں سخاوت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- اسلامی معاشی مساوات سے آگاہ ہو کر معاشی اعتبار سے کم زور طبقے کے مدد گار بن سکیں۔

اہم ترین
اسلام کے **معاشی نظام** کا مقصدِ اوّلین معاشرے سے غربت کے خاتمے اور معاشی انصاف کے ذریعے ایک پُر امن فلاحی معاشرہ کی تشکیل ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو نہ صرف عقائد، عبادات اور اخلاقیات کی طرف رہ نمائی کرتا ہے بل کہ اس کا اپنا نظامِ معاش بھی ہے جو انسان کی مالی زندگی کو بہتر بناتا ہے۔ اس معاشی نظام میں زکوٰۃ اور عُشر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ اور عشر کے ذریعے غریبوں کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور انھیں معاشرتی ترقی میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔

زکوٰۃ و عشر میں فرق

"زکوٰۃ" مالی عبادت ہے جو مال دار طبقے سے لے کر غربا و مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنٰی "پاک ہونا" اور نشوونما پانا ہے، اصطلاحی طور پر زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے، جو صاحبِ **نصاب** ہونے کی صورت میں اڑھائی فیصد کے اعتبار سے **مصارفِ** زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ عشر کا لفظی معنٰی "دسواں حصہ" ہے۔ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کا نام دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اور عشر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب مخصوص ہوتا ہے، اس سے کم کی صورت میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، جب کہ عشر میں پیداوار خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں عشر ہوتا ہے۔ عشر میں مال پر سال کا گزرنا بھی لازم نہیں ہے، البتہ زکوٰۃ میں مال پر سال کا گزرنا بھی لازم ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

مُعاشی نِظام	پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے
نِصاب	مال یا دولت کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔
مَصارِف	خرچ یا استعمال کی جگہ

ہدایات برائے اساتذۂ کرام
طلبہ کو زکوٰۃ اور عشر کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

زکوٰۃ و عشر کی اہمیت اور دلائل

زکوٰۃ سن 2 ہجری میں فرض ہوئی۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ صراحتاً زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں شامل ہے، اسی لیے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور خلفائے راشدین نے باقی احکامِ اسلام کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا بھی نفاذ فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا اور فرمایا تھا کہ "اللہ کی قسم، جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، میں اس سے ضرور بالضرور جہاد کروں گا۔ اللہ کی قسم، اگر یہ لوگ ایک رسی بھی جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں دیتے تھے روکیں گے تو میں اس پر بھی ان سے جہاد کروں گا۔" نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ میری ایسے عمل کی طرف رہ نمائی فرمائیں، جسے انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو"۔ اس دیہاتی نے ان اعمال کو سر انجام دینے کا عزم کیا تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنے کا خواہش مند ہو، وہ اس کو دیکھ لے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1333)

قرآن مجید میں عشر کی اہمیت و فرضیت واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ﴾ (سورۃ الانعام، آیت: 141)

ترجمہ: "اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔"

قرآن مجید میں زمینی پیداوار پر زکوٰۃ کے سلسلے میں ارشاد فرمایا گیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠

(سورۃ البقرۃ، آیت: 267)

ترجمہ: "اے ایمان والو! عمدہ چیزوں میں سے خرچ کیا کرو جو تم نے کمائی ہیں اور اس میں سے جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا ہے۔"

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و عشر کی اہمیت

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ و عشر کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام کا نظامِ زکوٰۃ اعتدال پر مبنی ہے۔ دولت کے چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جانے سے معاشرے کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارتکازِ دولت کی اس منفی سوچ اور رویہ کا قلع قمع

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

صَراحتاً	تفصیل کے ساتھ
سِمٹ	بکھری ہوئی چیزوں کا اکٹھا ہونا
اِرتِکاز	دولت جمع کرنے کا رجحان
قَلع قَمع	توڑ پھوڑ

سرگرمی

طلبہ ایک فرضی معاشرہ ترتیب دیں جہاں زکوٰۃ اور عشر کا نظام نافذ ہو اور اس کے اثرات (معاشی انصاف، غربت کا خاتمہ) پر مباحثہ کریں۔

طلبہ اپنی جیب خرچ یا وقت میں سے ایک حصہ کسی ضرورت مند کو دینے کی عملی مشق کریں اور اس کا تجربہ جماعت میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو اسلام کے معاشی نظام سے متعلق آگاہی فراہم کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

کرنے کے لیے زکوٰۃ و عشر جیسے امور کا حکم دیا ہے، زکوٰۃ کے ذریعے غریبوں کی مدد ہوتی ہے۔ زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی سے معاشرے میں باہمی ہم دردی، اخوت اور بھائی چارے کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ زکوٰۃ سے غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے اور امیر و غریب کا غیر فطری معاشی فرق ختم ہوتا ہے۔

اسلامی نظامِ معیشت میں اہلِ ثروت دولت کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھتے ہوئے غریب اور نادار افراد کو اپنے مال میں شامل کرتے ہیں۔ زکوٰۃ و عشر کے اس نظام کی بہ دولت معاشرہ چوری، ڈکیتی جیسے جرائم اور گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور معاشی مساوات کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی کی بہ دولت طبقاتی تقسیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور گداگری کا تصور بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ اپنے قلوب میں سخاوت کا جذبہ بیدار کریں اور معاشی اعتبار سے کم زور طبقے کے دست و بازو بنیں، تاکہ ہم معاشرتی فلاح و بہبود میں باہم اتحاد و اتفاق سے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

اہلِ ثَرْوَت	دولت مند
گداگر	بھیک مانگنے والا

سرگرمی

طلبہ زکوٰۃ و عشر کے کردار اور اس کے فوائد پر مختصر مضمون لکھیں اور بہترین مضمون جماعت میں پڑھا جائے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

زکوٰۃ اور عشر کی فرضیت کی حکمتوں سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے قلوب میں سخاوت کا جذبہ بیدار کرنے کی تلقین کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ زکوٰۃ کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) قائم کرنا (ب) ارادہ کرنا (ج) پاک ہونا (د) ادا کرنا

۲ عشر کا لفظی معنٰی ہے:

(الف) پانچواں حصہ (ب) ساتواں حصہ (ج) آٹھواں حصہ (د) دسواں حصہ

۳ زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے:

(الف) دو فیصد کے اعتبار سے (ب) اڑھائی فیصد کے اعتبار سے (ج) تین فیصد کے اعتبار سے (د) ساڑھے تین فیصد کے اعتبار سے

۴ زکوٰۃ فرض ہوئی:

(الف) ایک ہجری میں (ب) دو ہجری میں (ج) تین ہجری میں (د) چار ہجری میں

۵ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا:

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (ب) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے

(ج) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (د) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے

۶ عشر ادا کرنے کے لیے شرط ہے:

(الف) سال گزرنا (ب) 6 ماہ گزرنا (ج) دو سال گزرنا (د) مدت شرط نہیں

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ اسلام کے معاشی نظام کا مقصدِ اوّلین کیا ہے؟

۲ زکوٰۃ کا معنٰی و مفہوم تحریر کریں۔

۳ دیہاتی کو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن چیزوں کی وصیت کی؟

۴ عشر کی تعریف تحریر کریں۔

۵ عشر کی اہمیت پر ایک قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

۶ زکوٰۃ اور عشر میں فرق تحریر کریں۔

۷ زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۸ مصارف زکوٰۃ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ زکوٰۃ اور عشر کی اہمیت اور دلائل تحریر کریں۔

۲ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ اور عشر کے کردار کو واضح کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ کو زکوٰۃ کی تقسیم کے عمل پر ایک عملی ورکشاپ یا سیمینار ترتیب دینے کا کام دیں، جس میں وہ اپنے مقامی علاقے میں ضرورت مند افراد کو زکوٰۃ دینے کے طریقے اور اس کی معاشی اہمیت پر بات کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

(۵) حج اور قربانی

حاصلاتِ تعلّم

مناسکِ حج، قربانی اور ان کے آداب اور حکمتوں کے بارے میں جان سکیں۔ صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج اور قربانی کرنے والے بن سکیں۔

علم

- حج اور قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے دلائل جان سکیں۔
- حج اور عمرہ کے فضائل اور مناسک سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے فلسفہ اور حکمتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثارِ نبویہ اور مقاماتِ مقدسہ کی اہمیت و برکت سے آگاہ ہو سکیں۔
- امتِ مسلمہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے سلسلے میں حج کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- حج اور عمرہ کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں حج اور عمرہ کرنے والے بن سکیں۔
- قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں جذبۂ اخلاص کے ساتھ قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثارِ نبویہ اور مقاماتِ مقدسہ کے انوار و فیوض سے مستفیض ہونے والے بن سکیں۔
- ملتِ اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہ ہو کر عالمی اخوت اور یگانگت کی روح پیدا کر سکیں۔

اہم ترین

اللہ تعالیٰ کی رضا اور ہر قسم کے گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے حج کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو کر واپس لوٹتا ہے جیسے نوزائید بچہ گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے۔

حج دینِ اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے۔ حج کے لغوی معنیٰ "زیارت" یا "قصد" کرنا ہے۔ شریعت کی رو سے ماہِ ذوالحجہ کے خاص دنوں میں خاص طریقوں سے ضروری عبادات اور مناسک کی بجا آوری کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا، کعبۃ اللہ کا طواف کرنا اور میدانِ عرفات میں ٹھہرنا حج کہلاتا ہے۔ ہر صاحبِ استطاعت مرد و عورت پر زندگی میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سورۃ آلِ عمران، آیت:97)

ترجمہ: "اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔"

حج ایک جامع عبادت ہے، جو بنیادی طور پر مختلف عبادات کا مجموعہ ہے۔ یہ ایک اعتبار سے مالی، بدنی اور روحانی عبادت ہے، جب کہ اس میں نماز، روزہ اور صدقات وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اسلام سے قبل بھی حج کیا جاتا تھا۔ قرآن و سنت میں کئی مقامات پر حج کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

نَوزائیدَہ	جو ابھی پیدا ہوا ہو
رُکن	اہم حصہ
مَناسِک	حج کے ارکان
اِستِطاعَت	طاقت، صلاحیت

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو حج اور قربانی کے فلسفہ اور حکمتوں سے آگاہ کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

ہے۔ حجِ مبرور کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

وَالحَجُّ المَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الجَنَّةُ (صحیح بخاری، حدیث: 1773)

ترجمہ: "حجِ مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت ہی ہے۔"

حجِ مبرور وہ ہوتا ہے جس میں تمام مناسکِ حج کو مکمل طریقہ سے ادا کیا جائے اور حج کے دوران کوئی غلطی اور گناہ بھی سرزد نہ ہو۔

حج کے مقررہ دنوں کے علاوہ احرام باندھ کر کعبہ کے طواف اور صفا مروہ میں سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔ حج اور عمرہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عمرہ سنت ہے، واجب نہیں ہے اور عمرہ سال میں کئی بار ہو سکتا ہے۔ عمرہ کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا (صحیح بخاری، حدیث: 1773)

ترجمہ: "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے مابین کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔"

مناسکِ حج و عمرہ

حج میں ادا کی جانے والی عبادات اور اعمال کو "مناسک" کہا جاتا ہے، جن میں احرام باندھنا منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام کرنا، تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہیں۔ البتہ عمرہ میں ان میں سے چند چیزیں طوافِ کعبہ، صفا و مروہ کی سعی کرنا اور حلق کرنا شامل ہیں۔

مقاماتِ مقدسہ کی اہمیت

حاجی جب حرمین شریفین کا سفر کرتا ہے تو وہ بیت اللہ کے طواف، حجرِ اسود کے بوسے، صفا و مروہ کی سعی اور آبِ زم زم سے سیر ابی کے ساتھ ساتھ دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے بھی دل و دماغ کو جِلا بخشتا ہے۔ حاجی مناسکِ حج سے فراغت پا کر مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہے اور روضۂ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر باادب حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ مسجدِ نبوی میں نمازیں ادا کرتا ہے اور روضۂ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ جنت البقیع میں مدفون صحابہ و صحابیات رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم کی قبور کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے اور ریاض الجنۃ کے مقدس مقام پر نفل ادا کرتا ہے۔ ان تمام مقاماتِ مقدسہ کی

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

اِحرام	حاجیوں کے پہننے کا بغیر سلا کپڑا
سَیرابی	سیر حاصل
جِلا بَخشنا	چمکانا
مُشرَّف	عزت دیا گیا

تَوضیحِ اِصطِلاح

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

سرگرمی

حج اور عمرہ کی اہمیت پر ایک تحقیق کریں اور اس کے متعلق اپنے خیالات لکھ کر جماعت میں بیان کریں تاکہ سب کو ان عبادات کی حقیقت اور ان کے روحانی فوائد کا بہتر ادراک ہو۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حج اور عمرہ کے فضائل اور مناسک سے آگاہی فراہم کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

زیارت اس کے شوقِ ایمانی، روحانی تسکین میں اضافہ کرتی ہے اور اس کے قلب و روح کو سکون بخشتی ہے۔

حج: اتحاد اور اجتماعیت کا مظہر

حج اسلام کا اہم رکن ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی اتحاد، یگانگت اور عالمی اجتماعیت کا عملی مظہر بھی ہے۔ یہ نہ صرف روحانی عبادت ہے، بل کہ معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی پہلوؤں پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ حج کے موقع پر دنیا بھر کے مسلمان ایک طرح کا لباس پہن کر اور ایک زبان ہو کر بھائی چارے اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہیں، جس سے بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی حیثیت اجاگر ہوتی ہے۔

حج صرف سفر نہیں، بل کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حج ہمیں سادگی، مساوات، صبر اور قربانی کا درس دیتا ہے۔ اس دوران پیش آنے والی مشکلات ہمیں صبر سکھاتی ہیں اور قربانی کا عمل ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی پسندیدہ چیزیں قربان کرنے کی اہمیت بتاتا ہے۔ حج کے موقع پر احرام ہمیں کفن کی، عرفات کا اجتماع میدانِ حشر کی اور طواف و دیگر مناسک آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔

قربانی

قربانی ایک ایسا مقدس عمل ہے، جو ہر امت میں رائج رہا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر امت اس پر عمل کرتی رہی۔ قرآن مجید میں قربانی کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (سورۃ الکوثر، آیت:2)

ترجمہ: ”تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔“

مخصوص جانور کو عید الاضحیٰ کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کے حصول کے لیے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ یہ دراصل حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جدِ امجد سیدنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی سنت ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”یومِ نحر میں قربانی سے بڑھ کر کوئی بھی عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پسندیدہ نہیں ہے۔“ (سنن ترمذی، حدیث:1493)

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

جَدِّ اَمْجَد	بزرگ دادا

سرگرمی

حرمین شریفین، بیت اللہ اور روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت پر ایک منصوبہ تیار کریں جس میں ان مقامات کی زیارت کے روحانی اثرات اور ان کی برکات کو واضح کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حرمین شریفین اور مقاماتِ مقدسہ کے آداب بجا لانے کی نصیحت کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

ہر صاحب استطاعت مسلمان عاقل، بالغ، مرد ہو یا عورت، مقیم ہو یا مسافر سب پر قربانی واجب ہے۔ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے بارے میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔“

(سنن ابن ماجہ، حدیث: 3123)

قربانی کا فلسفہ اور حکمت یہ ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے اور جانور کو ذبح کرتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے قربان کرنے کی نیت کرے۔ قربانی انسان کے ذہن میں یہ سوچ اور فکر اجاگر کرتی ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اور ضرورت کے وقت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا ہے۔

قربانی ایثار، ہم دردی اور بھائی چارے کے جذبات کو پروان چڑھاتی ہے۔ اس کی بدولت نادار افراد کو گوشت میسر آتا ہے اور چمڑے کی صنعت کو فروغ ملتا ہے، جس سے ہزاروں افراد کو روزگار حاصل ہوتا ہے۔ حج اور قربانی سے نہ صرف دینی، بل کہ سماجی اور معاشی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، جو اسلامی معاشرے کی فلاح و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج و عمرہ کی ادائیگی کریں اور اخلاص و للّٰہیت کے جذبات سے سرشار ہو کر قربانی کے جانور ذبح کریں۔ حج کی ادائیگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ملتِ اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہی حاصل کریں اور عالمی سطح پر اخوت و یگانگت کی روح بیدار کریں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفّظ

سَرِ تَسلِیم خَم ہونا	راضی برضا ہونا
دَرِیغ	افسوس
نادار	غریب، مفلس
آفاقی	پوری دنیا سے تعلق رکھنے والا
بیدَار	جاگتا، ہوشیار

سرگرمی

حج کی اجتماعی عبادت اور ملت اسلامیہ کی آفاقیت پر گروہی مباحثہ کریں۔ اس بات چیت کے دوران آپ عالمی اخوت اور یگانگت کی روح کے بارے میں اپنے خیالات بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

ملتِ اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہی فراہم کریں۔

CANTABPUBLISHER.COM

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ حج کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) قائم کرنا (ب) ارادہ کرنا (ج) نشوونما کرنا (د) پاک کرنا

۲ حدیث مبارک میں حجِ مبرور کی جزا قرار دیا گیا ہے:

(الف) مغفرت کو (ب) جنت کو (ج) شفاعت کو (د) نظرِ رحمت کو

۳ صاحبِ استطاعت مسلمان مرد و عورت پر حج فرض ہے:

(الف) ہر سال (ب) ایک بار (ج) 5 بار (د) 3 بار

۴ عمرہ کی شرعی حیثیت ہے:

(الف) مستحب ہے (ب) سنت ہے (ج) واجب ہے (د) فرض ہے

۵ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کو حدیث مبارک میں قریب نہ آنے کا حکم دیا ہے:

(الف) نماز کے (ب) مسلمان کے (ج) عید گاہ کے (د) حج کے

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ حج کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

۲ حج کی اہمیت پر ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ تحریر کریں۔

۳ واضح کریں کہ حج تمام عبادات کی جامع عبادت ہے۔

۴ حجِ مبرور کی فضیلت تحریر کریں۔

۵ عمرہ کی فضیلت تحریر کریں۔

۶ حج کا فلسفہ تحریر کریں۔

۷ مناسکِ حج سے کیا مراد ہے؟ چند مناسکِ حج کے نام تحریر کریں۔

۸ قربانی کا فلسفہ اور حکمت کیا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ حج اور قربانی کے دلائل تفصیل سے تحریر کریں۔

۲ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی اہمیت تحریر کریں۔

۳ قربانی کی اہمیت اور فلسفہ تحریر کریں۔

عملی منصوبہ

طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورۃ کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں قربانی کا ذکر ہو۔ کمرائے جماعت میں حج اور قربانی کی حکمتوں کے بارے میں مذاکرہ کریں۔ مناسکِ حج کے متعلق کوئی مستند ویڈیو دکھائی جائے اور طلبہ سے ان مناسک کی تفاصیل معلوم کی جائیں

CANTABPUBLISHER.COM